www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر ونظر

مولانا ابوالکلام آزاد

ربیع الاول اور جشن تذکارِ ولادت نبوی ﷺ

آن راز کہ در سینہ نہانست نہ وعظ ست
بردار تواں گفت ، بہ منبر نہ تراں گفت!

عزیزانِ ملت! ماہِ ربیع الاول کا ورود تمہارے لئے ایک پیغامِ عام ہوتا ہے۔ کیونکہ تم کو یاد آجاتا ہے کہ اسی مہینے کے ابتدائی ہفتوں میں خدا کی رحمتِ عامہ کا دنیا میں ظہور ہوا، اور اسلام کے داعی برحق کی پیدائش سے دنیا کی دائمی غمگینیاں اور سرگشتگیاں ختم کی گئیں۔ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم!

تم خوشیوں اور مسرتوں کے ولولوں سے معمور ہوجاتے ہو، تمہارے اندر رسولِ برحق کی محبت وشیفتگی ایک بے خودانہ جوشِ محویت پیدا کردیتی ہے۔ تم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اسی کی یاد میں، اسی کے تذکرہ میں، اور اسی کی محبت کے لذت وسرور میں بسر کرنا چاہتے ہو۔

پس کیا مبارک ہیں وہ دل جنہوں نے اپنی محبت وشیفتگی کے لئے رب السماوات والارض کے محبوب کو چنا! اور کیا پاک ومطہر ہیں وہ زبانیں جو سید المرسلین و رحمۃ للعالمین ﷺ کی مدح وثنا میں زمزمہ سنج ہوئیں!......انہوں نے اپنی محبت وشیفتگی کے لئے اس کی محبوبیت کو دیکھا جس کو خود خدا نے اپنی چاہتوں اور محبتوں سے ممتاز کیا، اور ان کی زبانوں نے اس کی مدح وثنا کی جس کی مدح وثنا میں خود خدا کی زبان، اس کے ملائکہ اور قدوسیوں کی زبان اور کائناتِ ارضی کی تمام پاک روحوں اور سعید ہستیوں کی زبان، ان کی شریک وہم نوا ہے: ﴿إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ، يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (احزاب:۵۶)

کائناتِ ہستی کی محبوبیتِ اعلیٰ

بلاشبہ محبتِ نبوی کے یہ پاک ولولے اور یہ مخلصانہ ذوق وشوق تمہاری زندگی کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے اور تم اپنے ان پاک جذبات کی جتنی بھی حفاظت کرو، کم ہے۔ تمہارا یہ حبِ الٰہی ہے، تمہاری یہ محبتِ ربانی ہے، تمہاری یہ شیفتگی انسانی سعادت اور راست بازی کا سرچشمہ ہے، تم اس وجودِ مقدس ومطہر کی محبت رکھتے ہو جس کو تمام کائناتِ انسانی میں سے تمہارے خدا نے ہر طرح کی محبوبیتوں اور ہر قسم کی محمودیتوں کے لئے چن لیا، اور محبوبیتِ عالم کا خلعتِ اعلیٰ صرف اسی کے وجودِ اقدس پر راست آیا، کرۂ ارضی کی سطح پر انسان کے لئے بڑی سے بڑی بات جو لکھی جاسکتی ہے، زیادہ سے زیادہ محبت جو کی جاسکتی ہے،

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ سے اعلیٰ مدح وثنا جو کی جاسکتی ہے، غرض کہ انسان کی زبان انسان کے لئے جو کچھ کہہ سکتی اور کرسکتی ہے، وہ سب کا سب صرف اسی ایک انسانِ کامل واکمل کے لئے ہے، اوراس کا مستحق اس کے سوا کوئی نہیں!!

مقصود ما ز دیر و حرم جز حبیب نیست
ہر جا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد

وللہ درما قال :

عباراتنا شتى وحسنك واحد
وكل إلى ذاك الجمال يشير!

خدا کی اُلوہیت وربوبیت جس طرح وحدہٗ لاشریک ہے کہ کوئی ہستی اس کی شریک نہیں، اسی طرح اس انسانِ کامل کی انسانیتِ اعلیٰ اور عبدیتِ کبریٰ بھی یکتا ومنفرد ہے کیونکہ اس کی انسانیت وعبدیت میں کوئی اس کا ساجھا نہیں، اوراس کے حسن و جمالِ فردانیت کا کوئی مساوی نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآنِ حکیم میں تم دیکھتے ہو کہ تمام انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جہاں کہیں کیا گیا، وہاں ان سب کو ان کے ناموں سے پکارا ہے، اور ان کے واقعات کا بھی ذکر کیا ہے تو ان کے ناموں کے ساتھ کیا ہے۔لیکن اس انسانِ کامل، اس فردِ اکمل کا اکثر مقامات میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ نہ تو اس کا نام لیا گیا، نہ ہی کسی دوسرے وصف سے نامزد کیا گیا، بلکہ صرف 'عبدٗ' کے لفظ سے اس کے پروردگار نے اسے یاد فرمایا:

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصٰی﴾
''کیا پاک ہے وہ خداوندِقدوس جس نے ایک رات اپنے 'عبدٗ' کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی'' (الاسراء:۱)

سورۂ جن میں فرمایا:﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبۡدُاللّٰہِ یَدۡعُوۡہُ کَادُوۡا یَکُوۡنُوۡنَ عَلَیۡہِ لِبَدًا﴾
''اور جب اللہ کا بندہ (عبد) تبلیغ حق کے لئے کھڑا ہوتا ہے تاکہ اللہ کو پکارے، تو کفار اس کو اس طرح گھیر لیتے ہیں گویا قریب ہے کہ اس پر آ گریں گے۔'' (آیت ۱۹)

سورۂ کہف کو اس آیت سے شروع کیا:﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ﴾
''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے 'عبدٗ' پر کتاب اتاری۔'' (الکہف:۱)

سورۂ فرقان کی پہلی آیت ہے ﴿تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرًا﴾
''کیا ہی پاک ذات ہے اس کی جس نے 'الفرقان' اپنے 'عبدٗ' پر اتارا تاکہ وہ تمام عالم کے لئے ڈرانے والا ہو۔'' (الفرقان:۱)

اسی طرح سورۂ نجم:۱۰ میں کہا:﴿فَأَوۡحٰۤی اِلٰی 'عَبۡدِہٖ' مَاۤ اَوۡحٰی﴾ حدید:۳۳ میں کہا:﴿یُنَزِّلُ عَلٰی ''عَبۡدِہٖ'' اٰیٰتٍ﴾ پس ان تمام مقامات میں آپ کا اسم گرامی نہیں لیا، بلکہ اس کی جگہ صرف 'عبدٗ'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔ حالانکہ بعض دیگر انبیاء کے لئے اگر 'عبد' کا لفظ فرمایا ہے تو اس کے ساتھ نام کی تصریح بھی کردی ہے۔ سورۂ مریم:۲ میں حضرت زکریاؑ کے لئے فرمایا: ﴿ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا﴾ سورہ صٓ:۱۷ میں کہا: ﴿واذكر عبدنا داود﴾ نیز ﴿وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوبَ﴾ (صٓ:۴۱)

اس خصوصیت و امتیاز سے اسی حقیقت کو واضح کرنا مقصودِ الٰہی تھا کہ اس وجودِ گرامی کی عبدیت اور بندگی اس درجہ آخری و مرتبہ قصویٰ تک پہنچ چکی ہے جو انسانیت کی انتہا ہے، اور جس میں اور کوئی 'عبد' اس عبدِ کامل کے مساوی نہیں۔ پس عبدیت کا فردِ کامل وہی ہے اور اس لئے بغیر اضافت و نسبت کے صرف 'عبد' کا لقب اس کو ناموں اور علموں کی طرح پہنچوا دیتا ہے۔ کیونکہ تمام کائناتِ ہستی میں اس کا سا اور کوئی عبد نہیں!

پس یہ وہ تھا کہ اس کی صفات کا یہ حال ہے۔ اس کی محبت و محبوبیت کا خود رب السماوات والارض نے اعلان کیا، اور اس کی رحمت کو اپنی ربوبیت کی طرح تمام عالمین پر محیط کردیا، اور اس کی رحمت کو صفاتِ رافت و رحمت سے متصف فرمایا۔ اس کو تمام قرآنِ حکیم میں کبھی بھی نام لے کر نہ پکارا، بلکہ کبھی صدائے عزت سے نوازا کہ ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُولُ﴾ اور کبھی طریق محبت سے پکارا کہ ﴿يَاَيُّهَا الْمُزَمِّلُ!﴾ اس کے وجود کی عزت و عظمت کو اپنی عزت کی طرح اپنے بندوں پر فرض کردیا، اور جابجا حکم دیا کہ ﴿تَعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾ (الفتح:۹) ''اس کی عزت کرو اور اس کی توقیر بجالاؤ'' پھر وہ کہ اس کی محبوبیتوں اور عظمتوں کا یہ حال تھا کہ اس کا وجودِ مقدس واطہر تو بڑی چیز ہے، وہ جس آبادی میں بسا اور جس شہر کی گلیوں میں چلا پھرا، اس کی عزت کو بھی خدائے زمین و آسمان نے تمام عالم میں نمایاں کیا: ﴿لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا لُبَلَدِ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾ (البلد:۱،۲) ''ہم مکہ کی قسم کھاتے ہیں، اس لئے کہ تیرا وجود اس کی سرزمین میں رہا اور بسا ہے۔''

ومن مذهبی حب الديار لأهلها
وللناس فيما يعشقون مذاهب

جشن حصول و ماتم ضیاع

لیکن جبکہ تم اس ماہِ مبارک میں یہ سب کچھ کرتے ہو، اور اس ماہ کے واقعہ ولادت کی یاد میں خوشیاں مناتے ہو، تو اس کی مسرتوں کے اندر تمہیں کبھی اپنا وہ ماتم بھی یاد آتا ہے جس کے بغیر اب تمہاری کوئی خوشی نہیں ہوسکتی؟ کبھی تم نے اس حقیقت پر بھی غور کیا ہے کہ یہ کس کی پیدائش ہے جس کی یاد کے لئے تم سروسامان جشن کرتے ہو؟ یہ کون تھا جس کے دنیا میں آنے پر تمہارے لئے خوشیوں اور مسرتوں کا ایسا عزیز پیغام ملا؟

اگر اس مہینہ کی آمد تمہارے لئے مسرت کا پیام ہے، کیونکہ اسی مہینے میں وہ آیا جس نے تم کو عالمگیر پیام دیا تھا، تو میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کسی مہینے میں افسوس نہیں، کیونکہ اس مہینے میں پیدا ہونے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے نے جو کچھ ہمیں دیا تھا، وہ سب کچھ ہم نے کھو دیا۔ اس لئے اگر یہ ماہ ایک طرف محسن کی یاد تازہ کرتا ہے، تو دوسری طرف کھونے والوں کے زخم کو بھی تازہ ہوجانا چاہئے

ما خانہ زمید کان ظلمیم
پیغام خوش از دیار ما نیست

تم اپنے گھروں کو مجلسوں سے آباد کرتے ہو، مگر تمہیں اپنے دل کی اُجڑی ہوئی بستی کی بھی کچھ خبر ہے؟ تم کافوری شمعوں کی قندیلیں روشن کرتے ہو، مگر اپنے دل کی اندھیاری کو دور کرنے کے لئے کوئی چراغ نہیں ڈھونڈ ھتے؟ تم پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو، مگر تمہارے اعمالِ حسنہ کا پھول مرجھا گیا ہے، تم گلاب کے چھینٹوں سے اپنے رومال و آستین کو معطر کرنا چاہتے ہو، مگر تمہاری غفلت، کہ تمہاری عظمت اسلامی کی عطر بیزی سے دنیا کی مشامِ روح یکسر محروم ہے!

کاش تمہاری مجلسیں تاریک ہوتیں، تمہارے اینٹ اور چونے کے مکانوں کو زیب و زینت کا ایک ذرّہ نصیب نہ ہوتا، تمہاری آنکھیں رات رات بھر مجلس آرائیوں میں نہ جاگتیں، تمہاری زبانوں سے ماہ ربیع الاول کے لئے دنیا کچھ نہ سنتی، مگر تمہاری روح کی آبادی معمور ہوتی، تمہارے دل کی بستی نہ اُجڑتی، تمہارا طالع خفتہ بیدار ہوتا اور تمہاری زبانوں سے نہیں، مگر تمہارے اعمال کے اندر سے اُسوۂ حسنہ نبوی کی مدح وثنا کے ترانے اُٹھتے: ﴿فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ﴾

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ، تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے!

پھر وہ قوم، اور صدا...... اس قوم کی عظمت و نادانی، جس کے لئے ہر جشن ومسرت میں پیامِ ماتم ہے، اور جس کی حیات قومی کا ہر قہقہہ عیش فغاں حسرت ہوگیا ہے، مگر نہ تو ماضی کی عظمتوں میں اس کے لئے کوئی منظر عبرت ہے، نہ حال کے واقعات وحوادث میں کوئی پیامِ تنبہ وہوشیاری ہے، اور نہ مستقبل کی تاریکیوں میں زندگی کی کسی روشنی کو اپنے سامنے رکھتی ہے۔ اسے اپنی کام جوئیوں اور جشن ومسرت کی بزم آرائیوں سے مہلت نہیں، حالانکہ اس کے جشن وطرب کے ہر ورود میں ایک نہ ایک پیامِ ماتم وعبرت بھی رکھ دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ آنکھیں دیکھیں، کان سنیں اور دل کی دانائی غفلت وسرشاری نے چھین نہ لی ہو: ﴿إِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ﴾ (قٓ:۳۷)

ظہور ومقصدِ ظہور

ماہِ ربیع الاول کی یاد میں ہمارے لئے مسرت کا پیام اس لئے تھا کہ اسی مہینے میں خدا کا وہ فرمانِ رحمت دنیا میں آیا جس کے ظہور نے دنیا کی شقاوت وحرمانی کا موسم بدل دیا، ظلم وطغیان اور فساد وعصیان کی

www.KitaboSunnat.com

تاریکیاں مٹ گئیں، خدا اور اس کے بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ گیا، انسانی اُخوت و مساوات کی یگانگت نے دشمنیوں اور کینوں کو نابود کردیا، اور کلمہ کفر وضلالت کی جگہ کلمہ حق و عدالت کی بادشاہت کا اعلانِ عام ہوا۔ لیکن دنیا شقاوت و حرمانی کے درد سے پھر دکھیا ہوگئی، انسانی شروفساد اور ظلم وطغیان کی تاریکی خدا کی روشنی پر غالب ہونے کے لئے پھیل گئی۔ سچائی اور راست بازی کی کھیتیوں نے پامالی پائی اور انسانوں کے بے راہ گلہ کا کوئی رکھوالا نہ رہا۔ خدا کی وہ زمین جو صرف خدا ہی کے لئے تھی، غیروں کو دے دی گئی اور اس کے کلمہ حق و عدل کے غمگساروں اور ساتھیوں سے اس کی سطح خالی ہوگئی:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِى النَّاسِ﴾ (الروم:۴۱)
”زمین کی خشکی اور تری دونوں میں انسان کی پیدا کی ہوئی شرارتوں سے فساد پھیل گیا۔“

پھر تم اس کے آنے کی خوشیاں تو مناتے ہو، پر اس کے ظہور کے مقصد سے غافل ہوگئے ہو، اور وہ جس غرض کے لئے آیا تھا، اس کے لئے تمہارے اندر کوئی ٹیس اور چبھن نہیں......؟

یہ ماہ ربیع الاول اگر تمہارے لئے خوشیوں کی بہار ہے، تو صرف اس لئے کہ اسی مہینے میں دنیا کی خزانِ ضلالت ختم ہوئی، اور کلمہ حق کا موسم ربیع شروع ہوا، پھر اگر آج دنیا کی عدالت سمومِ ضلالت کے جھونکوں سے مرجھا گئی ہے، تو اے غفلت پرستو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ بہار کی خوشیوں کی رسم تو مناتے ہو، مگر خزاں کی پامالیوں پر نہیں روتے......!!

منور شریعت

اس موسم کی خوشیاں اس لئے تھیں کہ اسی میں اللہ کی عدالت کی وہ 'پرنور شریعت' کوہِ فاران پر نمودار ہوئی جس کی سعیر کی چوٹیوں پر صاحبِ تورات کو خبر دی گئی تھی، اور جو مظلومی کے آنسو بہائے، مسکینی کی آہیں نکالنے، ذلت و نامرادی سے ٹھکرائے جانے کے لئے دنیا میں نہیں آئی تھی، بلکہ اس لئے آئی تھی تاکہ اعداءِ حق و عدالت ناکامی کے آنسو بہائیں، دشمنانِ الٰہی مسکینی کے لئے چھوڑ دیئے جائیں، ضلالت و شقاوت، نامرادی و ناکامی کی ذلت سے ٹھکرائی جائے، اور سچائی و راستی کا عرش عظمت و اجلال نصرتِ الٰہی کی کامرانیوں اور اقبال و فیروزی کی فتح مندیوں کے ساتھ تمام کائناتِ ارضی میں اپنی جبروتیت وقدوسیت کا اعلان کرے۔ پس وہ اللہ کے ہاتھ کی چمکائی ہوئی ایک تلوار تھی جس کی ہیبت و قہاریت نے باطل پرستی کی تمام طاقتوں کو لرزا دیا اور کلمہ حق کی بادشاہت اور دائمی فتح کی دنیا کو بشارت سنائی:

﴿هُوَالَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبہ:۳۳) ”وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو دنیا کی سعادت کے قیام اور ضلالت کی مقہوریت کے لئے دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ تمام دینوں پر اسے غالب کردے، پس اس کی حقانیت کی طاقت ہی آخر میں دائمی اور عام فتح پانے والی ہے۔ اگرچہ مشرکوں پر ایسا ہونا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت ہی شاق گزرے۔''

وہ ذلت کا زخم نہ تھا بلکہ نامرادی کا زخم لگانے والا ہاتھ تھا، وہ مظلومی کی تڑپ نہ تھی بلکہ ظلم کو تڑپانے والی شمشیر تھی، وہ مسکینی کی بیقراری نہ تھی، بلکہ دنیا کو بیقرار کرنے والوں نے اس سے بیقراری پائی، وہ درد وکرب کی کروٹ نہ تھی، بلکہ دردو کرب میں مبتلا کرنے والوں کو اس سے بے چینی کا بستر ملا۔ وہ جو کچھ لایا اس میں غمگینی کی چیخ نہ تھی، ماتم کی آہ نہ تھی، ناتوانی کی بے بسی نہ تھی، اور حسرت و مایوسی کا آنسو نہ تھا، بلکہ یکسر شادمانی کا غلغلہ تھا، جشن ومراد کی بشارت تھی، کامیابی وعیش فرمائی کی بہار تھی، طاقت اور فرمان فرمائی کا اِقبال تھا، امید اور یقین کا خندہ عیش تھا، زندگی اور فیرومندی کا پیکر وتمثال تھا، فتح مندی کی ہیشگی تھی اور نصرت وکامرانی دائمی:

﴿إنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلاَئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْ أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَاتَدَّعُوْنَ﴾ (فصلت:۳۰)

''اللہ کے وہ صالح بندے جنہوں نے دنیا کی تمام طاقتوں سے کٹ کر کہا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں، پھر ساتھ ہی اس پر جم گئے اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنی خدا پرستی کو قائم کیا، سو وہ لوگ ہیں کہ کامرانی و فتح مندی کے لئے خدا نے ان کو چن لیا ہے وہ اپنے ملائکہ نصرت کو ان پر بھیجتا ہے جو ہر دم پیام شادمانی وکامیابی پہنچاتے ہیں کہ نہ تو تمہارے لئے خوف ہے اور نہ کسی طرح کی غمگینی۔ دنیا کی زندگی میں بھی تم خدا کی نصرت وحمایت سے فتح مند وکامیاب ہوگے اور آخرت میں بھی خدا کی مہربانیوں سے بامراد، اللہ کی تمام نعمتیں صرف تمہارے ہی لئے ہیں، تم جو نعمت چاہوگے تمہیں ملے گی اور جس چیز کو پکاروگے پاؤ گے۔''

لاتهنوا ولا تحزنوا

کیونکہ وہ جو ربیع الاول میں آیا، اس نے کہا کہ غم اور ناکامی ان کے لئے ہونی چاہئے جن کے پاس کامیابی ونصرت بخشنے والے کا رشتہ نہیں ہے، پر جنہوں نے تمام انسانی اور دنیاوی طاقتوں سے سرکشی کرکے صرف خدائے قدوس کے ساتھ وفاداری کی اور اس ذات کو اپنا دوست بنالیا جو ساری خوشیوں کا دینے والا اور تمام کامیابیوں کا سرچشمہ ہے، تو وہ کیونکر غمگینی پاسکتے ہیں، اور خدا کے دوستوں کے ساتھ اس کی زمین میں کون ہے جو دشمنی کرسکتا ہے؟

﴿ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا، وَأَنَّ الْكَافِرِيْنَ لَامَوْلٰى لَهُمْ﴾ (محمد:۱۱)

''اس لئے کہ اللہ مؤمنوں کا دوست اور حامی ہے مگر کافروں کا نہیں جنہوں نے اس سے انکار کیا''

جن پاک روحوں نے خدا کی سچائی اور کلمہ حق وعدل کی خدمت گزاری کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیا، وہ کسی سے نہیں ڈر سکتے، البتہ ان کی ہیبت وقہاریت سے دنیا کو ڈرنا چاہئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلَا تَخَافُوهُمْ، وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران: ۱۷۵)
''دشمنانِ حق کی شیطانی ہیبتوں سے نہ ڈرو، اللہ سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم مؤمن ہو''

دنیا میں متضاد سے متضاد اَجزا باہم جمع ہوسکتے ہیں۔ آگ اور پانی ممکن ہے کہ ایک جگہ جمع ہو جائیں شیر اور بکری ہوسکتا ہے کہ ایک گھاٹ سے پانی پی لیں، لیکن خدا پر 'ایمان' اور 'انسان کا خوف' یہ دو چیزیں ایسی متضاد ہیں جو کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں، اور اگر ایک بدبخت ایمانِ الٰہی کا دعویٰ کرکے انسان کے ڈر سے بھی کانپ رہا ہے، تو تم اسے ان کنکروں اور پتھروں کی طرح ٹھکرا دو جو انسان کی راہ میں لڑھک کر آجاتے ہیں، تاکہ دوڑنے والوں کے لئے ٹھوکر بنیں، کیونکہ وہ ایمان کے یقین سے محروم ہے

﴿لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران: ۱۳۹)
''نہ ہراساں ہو اور نہ غمگین ہو، اگر تم سچے مؤمن ہو تو سب پر غالب آنے والے ہو۔''

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (یونس: ۶۲)
''یاد رکھو کہ جو لوگ اللہ کے دوست اور اس کے چاہنے والے ہیں، ان کے لئے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''

استبدالِ نعمت

لیکن آج جبکہ تم عید میلاد کی مجلسیں منعقد کرتے ہو، تو تمہارا کیا حال ہے؟ وہ تمہاری دولت کہاں ہے جو تمہیں دی گئی تھی؟ وہ تماری نعمتِ کامرانی کدھر گئی جو تمہیں سونپی گئی تھی؟ وہ تمہاری روحِ حیات کیوں تمہیں چھوڑ کر چلی گئی، جو تم میں پھونکی گئی تھی؟ تمہارا خدا تم سے کیوں روٹھ گیا؟ اور تمہارے آقا نے کیوں تم کو صرف اپنی ہی غلامی کے لئے نہ رکھا؟ کیا ربیع الاول کے آنے والے نے خدا کا وعدہ نہیں پہنچایا تھا کہ عزت صرف تمہارے ہی لئے ہے اور اس دولت کا اب زمین پر تمہارے سوا کوئی وارث نہیں؟

﴿وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (المنافقون ۸)
''عزت اللہ کے لئے ہے، اس کے رسول کے لئے، اور مؤمنوں کے لئے، لیکن جن کے دل نفاق سے کھوئے گئے وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔''

پھر یہ کیا انقلاب ہے کہ تم ذلت کے لئے چھوڑ دیئے گئے ہو، اور عزت نے تم سے منہ چھپالیا ہے؟ کیا خدا کا وعدہ نصرت تم تک نہیں پہنچایا گیا تھا کہ ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (روم: ۴۷)

''مسلمانوں کو نصرت و فتح دینا ہمارے لئے ضروری ہے۔ یہ کسی طرح نہیں ہوسکتا کہ ہم غیروں کو فتح یاب کریں اور مؤمن ناکام رہ جائیں۔''

پھر یہ کیوں ہے کہ تم نے کامیابی نہ پائی اور کام و مراد نے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا؟ کیا خدا کا وعدہ سچا نہ تھا؟ اور کیا وہ اپنے قول کا پکا نہیں؟ تم جو انسانوں کے وعدوں پر ایمان رکھتے اور ان کے حکموں کے آگے گرنا جانتے ہو، خدا کے وعدہ لا یخلف المیعاد کے لئے اپنے اندر ایمان کی کوئی صدا نہیں پاتے؟ نہ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا وعدہ جھوٹا تھا اور نہ اس نے اپنا رشتہ توڑا، مگر تم ہی ہو۔ تمہاری ہی محرومی و بے وفائی ہے، تمہارے ہی ایمان کی موت اور راستی کی حرمانی ہے جس نے اپنے پیمانِ وفا کو توڑا، اور خدا کے مقدس رشتے کی عزت کو اپنی غفلت و بداعمالی اور غیروں کی پرستش و بندگی سے بٹہ لگایا

﴿ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ﴾ (انفال:۵۳)

''اس لئے کہ خدا کبھی کسی قوم کی نعمت کو محرومی سے نہیں بدلتا، جب تک وہ قوم خود ہی اپنے اندر تبدیلی نہ کردے اور وہ اپنے بندوں کے لئے ظالم نہیں ہے کہ ان کو بغیر جرم کے سزا دے۔''

خدا اب بھی غیروں کے لئے نہیں بلکہ صرف تمہارے ہی لئے ہے، بشرطیکہ تم بھی غیروں کے لئے نہیں بلکہ صرف خدا ہی کے لئے ہوجاؤ ﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ، يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾

''اگر تم خدا کے کلمہ حق کی مدد کرو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے اندر ثابت قدمی اور مضبوطی پیدا کردے گا۔''

یادگارِ حریت

تم ربیع الاول میں آنے والے کی یاد اور محبت کا دعویٰ رکھتے ہو، اور مجلسیں منعقد کرکے اس کی مدح وثنا کی صدائیں بلند کرتے ہو، لیکن تمہیں کبھی بھی یہ یاد نہیں آتا کہ جس کی یاد کا تمہاری زبان دعویٰ کرتی ہے، اس کی فراموشی کے لئے تمہارا ہر عمل گواہ ہے؟ اور جس کی مدح وثنا میں تمہاری صدائیں زمزمہ سرا ہوتی ہیں، اس کی عزت کو تمہارا وجود بٹہ لگا رہا ہے؟ وہ (ﷺ) دنیا میں اس لئے آیا تھا تاکہ انسانوں کو انسانی بندگی سے ہٹا کر صرف اللہ کی عبودیت کی صراطِ مستقیم پر چلائے، اور غلامی کی ان تمام زنجیروں سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دے جن کے بڑے بڑے بوجھل حلقے انہوں نے اپنے پاؤں میں ڈال لئے تھے

﴿يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلَالَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (اعراف:۱۵۷)

''(پیغمبر اسلام کے ظہور کا مقصد یہ ہے کہ) گرفتاریوں (اور بندشوں) سے انسان کو نجات دلا دے، اور غلامی (کے جو طوق انہوں نے اپنی گردنوں میں پہن رکھے ہیں، ان) کے بوجھ سے رہائی بخشے۔''

اس نے کہا کہ اطاعت صرف ایک ہی کی ہے اور حکم وفرمان صرف ایک ہی کے لئے سزاوار ہے

﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ﴾ ''حکم وطاقت کسی کے لئے نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لئے۔''

اس نے سب سے پہلے انسان کو اس کی چھنی ہوئی آزادی وحریت واپس دلائی اور کہا کہ مؤمن نہ تو بادشاہوں کی غلامی کے لئے ہے، نہ کاہنوں کی اطاعت کے لئے، نہ کسی اور انسانی طاقت کے آگے جھکنے کے لئے، بلکہ اس کے سر کے لئے ایک ہی چوکھٹ، اس کے دل کے لئے ایک ہی عشق، اس کے پاؤں کے لئے ایک ہی زنجیر، اور اس کی گردن کے لئے ایک ہی طوقِ اطاعت ہے۔ وہ جھکتا ہے تو اسی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گے، روتا ہے تو اسی کے لئے، اعتماد کرتا ہے تو اسی کی ذات پر، ڈرتا اور لرزتا ہے تو اسی کی ہیبت سے، امید کرتا ہے تو اسی کی رحمت پر، وہ ایسا نہیں ہے کہ انسانوں کو بھی اپنی ہیبت اور قہاریت کی صفت بخشے

﴿أأرْبَابٌ مُتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ؟ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ إِلاَّ أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا أَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ، إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّٰهِ اَمَرَ اَلاَّ تَعْبُدُوْا إِلاَّ إِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُوْنَ﴾ (یوسف:۴۰)

مفہوم: پرستش اور غلامی کے لئے کئی ایک معبود بنا لینا اچھا یا ایک ہی خدائے واحد وقہار کا ہو رہنا، یہ جو تم نے اپنی بندگی کے لئے بہت سی چوکھٹیں بنا رکھی ہیں، تو بتلاؤ؟ ان کی ہستی بجز اس کے کیا ہے کہ چند وہم ساز نام ہیں جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے اپنی گمراہی سے گڑھ لئے اور مدت کی ضلالت، رسم پرستی نے ان کے اندر مصنوعی ہیبت ومرعوبیت پیدا کر دی، حالانکہ خدا نے نہ تو ان کے اندر کوئی طاقت رکھی اور نہ ان کی معبودیت ومحبوبیت کے لئے کوئی حکم اتارا۔ یقین کرو کہ تمہاری غلام کے یہ تمام مصنوعی بت کچھ بھی نہیں ہیں۔ حکم وسلطانی دنیا میں نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لئے، اس نے حکم دیا کہ پرستش نہ کرو مگر صرف اسی کی۔ یہی انسان کی فطرتِ صالحہ کی راہ ہے اور اس لئے یہی دین قیم ہے۔

اور دیکھو کہ اس نے انسان کی حریتِ صادقہ اور آزادیٔ حق کو کس طرح مثالوں کی دانائی میں سمجھایا:

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً: عَبْداً مَمْلُوْكًا لاَ يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ، وَمَنْ رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا، فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًا وَجَهْرًا ، هَلْ يَسْتَوٗنَ ؟﴾ (النحل:۷۵)

مفہوم: اللہ ایک مثال دیتا ہے، یوں فرض کرو کہ ایک شخص ہے جو کسی دوسرے انسان کا غلام ہے۔ خود اسے کوئی اختیار حاصل نہیں۔ وہ اپنی کسی چیز پر باوجود یکہ اسی کی ہے، کچھ قدرت نہیں رکھتا اور صرف اپنے آقا کے حکموں کا بندہ ہے۔ مگر اس کے مقابلے میں ایک دوسرا آزاد وخود مختار انسان ہے جس پر کسی انسان کی حکومت نہیں، اسے اپنی ہر چیز پر قدرت واختیار حاصل ہے، اور جو کچھ خدا نے دیا ہے، وہ اسے ظاہر و پوشیدہ، جس طرح چاہتا ہے بے دھڑک خرچ کرتا ہے، تو کیا یہ دونوں آدمی ایک ہی طرح کے ہوئے؟ کیا دونوں کی حالت میں کوئی فرق نہیں؟ اگر فرق ہے تو پھر وہ کہ اس کا مالک صرف خدا ہی ہے، اور وہ کہ اس کے گلے میں انسانوں کی اطاعت کے طوق پڑے ہوئے ہیں، دونوں ایک طرح کے کیسے ہو سکتے ہیں؟

پس اگر ربیع الاول کا مہینہ دنیا کے لئے خوشی ومسرت کا مہینہ تھا، تو صرف اس لئے کہ اسی مہینے میں دنیا کا وہ سب سے بڑا انسان ﷺ آیا جس نے مسلمانوں کو ان کی سب سے بڑی نعمت یعنی خدا کی بندگی اور انسانوں کی آقائی عطا فرمائی اور اس کو اللہ کی خلافت کا لقب دے کر خدا کی ایک پاک ومحترم امانت ٹھہرایا۔ پس ربیع الاوّل انسانی حریت کی پیدائش کا مہینہ ہے، غلامی کی موت اور ہلاکت کی یادگار ہے، خلافتِ الٰہی کی بخشش کا اولین یوم ہے، وراثتِ ارضی کی تقسیم کا اوّلین اعلان ہے۔ اسی ماہ میں کلمہ حق وعدل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ ہوا اور اسی میں کلمہ ظلم و فساد اور کفر و ضلالت کی لعنت سے خدا کی زمین کو نجات ملی۔

تم کہ اس ماہ حریت کے ورود کی خوشیاں مناتے ہو، اور اس کے لئے ایسی تیاریاں کرتے ہو، گویا وہ تمہارے ہی لئے اور تمہاری ہی خوشیوں کے لئے آیا ہے، خدارا مجھے بتلاؤ کہ تمہیں اس پاک اور مقدس یادگار کی خوشی منانے کا کیا حق ہے؟ کیا موت اور ہلاکی کو اس کا حق پہنچتا ہے کہ زندگی اور روح کا اپنے کو ساتھی بنائے؟ کیا ایک مردہ لاش پر دنیا کی عقلیں نہ ہنسیں گی اگر وہ زندوں کی طرح زندگی کو یاد کرے گی؟ ہاں یہ سچ ہے کہ آفتاب کی روشنی کے اندر دنیا کے لئے بڑی ہی خوشی ہے، لیکن ایک اندھے کو کب زیب دیتا ہے کہ وہ آفتاب کے نکلنے پر آنکھوں والوں کی طرح خوشیاں منائے......؟

پھر اے غفلت کی ہستیو، اور اے بے خبری کی سرگشتہ خراب روحو! تم کس منہ سے اس کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہو جو حریتِ انسانی کی بخشش، حیاتِ روحی و معنوی کے عطیہ، اور کامرانی و فیروز مندی کی خسروی و ملوکی کے لئے آیا تھا؟ اللہ اللہ! غفلت کی نیرنگی اور انقلاب کی بوقلمونی! ماسویٰ اللہ کی عبودیت کی زنجیریں پاؤں میں ہیں، انسانوں کی مملوکیت و مرعوبیت کے حلقے گردنوں میں، ایمان باللہ کے ثبات سے دل خالی، اور اعمالِ حقہ و حسنہ کی روشنی سے روح محروم! ان سامانوں اور تیاریوں کے ساتھ تم مستعد ہوئے ہو کہ ربیع الاول کے آنے والے کی یاد کا جشن مناؤ، جس کا آنا خدا کی عبودیت کی فتح، غیر الٰہی عبودیت کی ہلاکت، حریتِ صادقہ کا اعلانِ حق، عدالتِ حقہ کی ملوکیت کی بشارت، اور امتِ عادلہ و قائمہ کے تمکن و قیام کی بنیاد تھا! ﴿فَمَا لِهٰٓؤُلَاۤءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا﴾......!! (النساء:۷۸)

پس اے غفلت شعارانِ ملت! تمہاری غفلت پر صد فغاں وحسرت، اور تمہاری سرشاریوں پر صد ہزار نالہ و بکا، اگر تم اس ماہِ مبارک کی اصلی عظمت و حقیقت سے بے خبر رہو اور صرف زبانوں کے ترانوں، در و دیوار کی آرائشوں، اور روشنی کی قندیلوں ہی میں اس کے مقصد و یادگاری کو گم کردو۔ تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ماہِ مبارک امتِ مسلمہ کی بنیاد کا پہلا دن ہے، خداوندی بادشاہت کے قیام کا اولین اعلان، خلافتِ ارضی و وراثتِ الٰہی کی بخشش کا سب سے پہلا مہینہ ہے۔ پس اس کے آنے کی خوشی اور اس کے تذکرہ و یاد کی لذت ہر اس شخص کی روح پر حرام ہے جو اپنے ایمان اور عمل کے اندر اس پیغام الٰہی کی تعمیل و اطاعت اور اس اسوۂ حسنہ کی پیروی و تاسی کے لئے کوئی نمونہ نہیں رکھتا

﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ، أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾

''لہٰذا میرے ان بندوں کو بشارت دے دیجئے جو بات کو توجہ سے سنتے ہیں، پھر اس کے بہترین پہلو کی اتباع کرتے ہیں۔ یہی ہیں جنہوں نے اللہ نے ہدایت بخشی اور یہی اہل عقل ہیں۔''

[شائع شدہ ہفت روزہ البلاغ کلکتہ...... ۱۴/ جنوری ۱۹۱۶ء ......جلد۱، عدد۶،۷،۸]